85053- محکمہ کو علم ہوتے ہوئے حاضری لگانے کے وقت میں گڑبڑ کرنا

سوال

میں معلمہ ہوں اور ہماری حاضری سوا سات بجے ہوتی ہے، لیکن آفس کی اجازت سے آٹھ بجے تک لائن نہیں لگائی جاتی، مشکل یہ ہے کہ ہم آٹھ بجے آکر سات بجے کی حاضری لگاتی ہیں، معلمات کا کہنا ہے کہ یہ دفتر والوں کے علم میں ہے اور ہم پر کوئی گناہ نہیں، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ڈیوٹی پر حاضر ہونے اور جانے والے رجسٹر میں وقت لکھتے وقت ملازم کے لیے آنے اور جانے کا غلط وقت لکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں جھوٹ، دھوکہ، باطل طریقہ سے مال کھانا ہے، ادارہ والوں کو کوئی حق نہیں کہ وہ یہ گڑبڑ کرنے کی اجازت دیں، چاہے لیٹ آنے والی کو سزا نہ بھی دینا ہو تو ایسی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

بلکہ ملازم کے لیے وہ حقیقی وقت لکھنا ضروری ہے جس میں وہ حاضر ہوا ہے، اور اسی طرح جب ڈیوٹی سے نکلا ہے وہی وقت درج کرنا چاہیے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک سرکاری ملازم اپنے محکمہ میں مسلسل حاضری دیتا ہے، اور جب ڈیوٹی پر پہنچے تو جس وقت پہنچے وہی وقت رجسٹر میں درج کرتا ہے، لیکن اس کے کچھ دوست ملازمین غلط وقت درج کرتے ہیں؛ مثلا کوئی شخص سات بجے آیا ہے تو وہ ساڑھے چھ بجے کا وقت درج کرتا ہے، یا اس طرح کچھ کمی و بیشی کرکے۔

اس طرح یہ دھوکہ دینے والے ملازمین دستخط کرنے میں اپنی جعل سازی سے امتیازات حاصل کرلیتے ہیں، اور وہ اس سے محروم رہ جاتا کہ کیونکہ اگر وہ دیر سے آیا تو اس نے وہی تاخیر والا وقت درج کیا ہے، تو کیا اس کے لیے باقی ملازمین کی طرح کرنا جائز ہے ؟

اور اس افسر اور مینجر کا حکم کیا ہے جو اس مسئلہ میں تساہل اور سستی سے کام لیتا ہے، اور کیا ان کی یہ عادت اور تعارف ایسا فعل کرنے کو مباح کردیتا ہے ؟ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"ہر مسلمان شخص کو کام اور ڈیوٹی میں امانت و دیانت کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور وہ خیانت کرنے سے اجتناب کرے، اور حاضری اور غائب ہونے اور ہر چیز میں امانت سے کام لے، اور اس پر واجب ہے کہ وہی وقت رجسٹر میں درج کرے جس وقت وہ ڈیوٹی پر آیا ہے، اور جس وقت ڈیوٹی سے گیا ہے وہی وقت رجسٹر میں درج کرے، تاکہ وہ بری الذمہ ہوسکے۔

اور اس کے ذمہ دار افسر اور مینجر پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ انہیں نصیحت کرے اور خیر و بھلائی کی راہنمائی کرے، اور انہیں خیانت کرنے سے ڈرائے۔

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے" انتہی۔

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (356/19).

واللہ اعلم.